"جامع دہلی"

(از جناب صدرالدین احمد صدر تلمیذ حضرت آلم مظفر نگری)

اے کہ تو ہے عظمتِ شاہ جہاں کی یادگار
تجھ سے زندہ ہے ابھی تہذیب مسلم کا وقار

ہے تری تعمیر شاہد شوکتِ اسلام کی
گونجتی ہیں تجھ میں آوازیں خدا کے نام کی

دید کے قابل ہیں تیرے کل مجلّیٰ بام و در
تیرا ہر جلوہ ہے اہل دل کو فردوس نظر

شان اور رفعت ہے میناروں کی رشک کہکشاں
مہر و ماہِ آسماں کا گنبدوں پر ہے گماں

صحن کی صنعت پہ حیراں مانی و بہزاد ہیں
بام و در زینت فزودِ عالم ایجاد ہیں

صاف و مستحکم ہیں کتنے یہ مصلے یہ ستون
اور ان پر ہے پچیکاری کی زیبائش فزوں

سنگ اسود سے منقش آیۂ قرآن ہیں
تیری پیشانی پہ کندہ دین کے فرمان ہیں

خوبصورت اور مصفیٰ تیری محرابیں تمام
بیش قیمت اور لاثانی ہے منبر لاکلام

رفعتِ سقفِ معلیٰ آسماں بردوش ہے
ترا ماحول مقدس عرش در آغوش ہے

درمیانِ صحن حوض آب ہے کوثر نما
جس کی ہر اک موج ہے سرچشمۂ آب بقا

چاندنی راتوں میں نظارہ ہے کتنا دل نواز
صبح تک رہتی ہے جس کی چشمکیں گردوں طراز

شام کو پانی پہ جب پڑتا ہے اک عکس جمیل
یاد آتی ہے مجھے جنت کی موجِ سلسبیل

یوں بظاہر چند صد سالہ عمارت ہو گئی
ہے عروسِ نو کی صورت تو مگر بالکل نئی